نظرات

ڈربن کا سفر بالکل نجی اور پرائیویٹ تھا لیکن تقریر سے نجات کہاں ملتی ہے، چنانچہ ۱۴ر کو میں ڈربن پہونچا تھا، ۱۵ر کا ایک دن بیچ میں گذرا، ۱۶ر کو جمعہ تھا، اس روز ویسٹ اسٹریٹ کی عالیشان مسجد میں جس کے امام اور خطیب دارالعلوم دیوبند کے میرے ہم درس و ہم جماعت مولانا عبدالرحمٰن انصاری ہیں، خطبۂ جمعہ سے پہلے میری تقریر اردو میں ہوئی، پھر شب میں اسی مسجد میں ۱۲ ربیع الاول کی تقریب میں جلسۂ عید میلادالنبی تھا، اس میں سیرت مبارکہ پر تقریر ایک گھنٹہ انگریزی میں ہوئی، وہ تو یہ غنیمت ہوا کہ یہ زمانہ گرمیوں کی تعطیل کلاں کا تھا، تمام یونیورسٹیاں، کالج اور مدارس بند تھے، لوگ کثرت سے سیروتفریح یا عمرہ و زیارت حرمین شریفین کی غرض سے روزانہ جوق درجوق ہوائی جہازوں سے بیرون ملک اور کاروں سے اندرون ملک جارہے تھے، اس لئے ڈربن کے دہ روزہ قیام میں کوئی اور تقریر نہیں ہوئی، البتہ جو احباب وہاں موجود تھے ان کے ہاں حسب معمول نہایت تکلف دعوتیں ہوئیں اور بحث وگفتگو رہی، اسلامک یوتھ موومنٹ جو نہایت جوش وخروش اور ثابت قدمی اور استقلال سے سرگرم عمل ہے اور جس کا حلقہ روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے اس کے انگریزی زبان کے ہفتہ وار اخبار القلم نے ایک گھنٹہ کے قریب میرا انٹرویو لیا جس میں عالم اسلام کے موجودہ

سیاسی، مذہبی اور ملی مسائل کے متعلق سوالات کئے گئے تھے، آج کل ہر جگہ مسلمانوں کا نوجوان طبقہ ایران کے انقلاب سے متاثر ہے اور کہتا ہے :

نقد جاں نذر کرو سوچتے کیا ہو جو ہُر
کام کرنے کا یہی ہے تمھیں کرنا ہے یہی

اس خیال کا نوجوانوں کے دل و دماغ پر اس درجہ شدید غلبہ ہے کہ اب وہ عہد حاضر کے ان لوگوں کو ہیچ سمجھنے لگے ہیں جو زبان اور قلم سے دعوتی اور اصلاحی کام کر رہے ہیں، چنانچہ القلم کے فاضل اور نوجوان اڈیٹر نے ایک سوال مجھ سے بھی ایران کے متعلق کیا، میں نے جواب میں پہلے تو کہا: WAIT AND SEE اور اس کے بعد کسی قدر تفصیل سے تقریر کی جس کا حاصل یہ تھا:

"میرے نزدیک اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ ایرانی انقلاب ایک اسلامی انقلاب ہے کیونکہ اسلام کے علاوہ دنیا میں کوئی طاقت ایسی موجود نہیں ہے جو شاہ ایران کی غیر معمولی فوجی طاقت و قوت کو، امریکہ اور برطانیہ کی بے دریغ پشت پناہی کے باوجود پاش پاش کر کے ایک پیر ہشتاد سالہ و عمامہ و جبہ پوش کی قیادت اور سرکردگی میں ایک ایسا عظیم انقلاب برپا کر دے جو سائنس اور تکنالوجی کی غیر معمولی ترقی کے اس دور میں تاریخ کا ایک نہایت حیرت انگیز اور نادر واقعہ ہو، اس انقلاب کو شیعی یا شیعہ اسلامی انقلاب کہنا حقائق سے روگردانی کرنا اور نری ملائیت ہے، اسلام فقط اسلام ہے وہ کسی ازم کو برداشت نہیں کر سکتا، ایران کی اکثریت خواہ کسی

مسلک اور عقیدہ کی ہو لیکن انقلاب جن بنیادوں پر برپا ہوا ہے اور اس کی دعوت کا جو آہنگ اور زمزمہ رہا ہے وہ قطعاً اسلامی ہے۔

لیکن جس طرح مجھ کو اس انقلاب کے اسلامی ہونے میں شبہ نہیں ہے اسی طرح مجھ کو اس بات میں کوئی تردد نہیں ہے کہ ایران کی موجودہ حکومت صحیح معنی میں اسلامی حکومت نہیں ہے، کیونکہ اسلامی وہی ہوسکتی ہے جس میں اسلام کے اقدارعالیہ پوری طرح جلوہ گر ہوں اور جس میں اسلام کی تعلیمات اور اور اس کے احکام و ضوابط پر ایمانداری اور راست بازی سے عمل ہو رہا ہو اور یہاں بدقسمتی سے اب تک ایسا نہیں ہوسکا ہے۔ مثلاً اسلام مسلمانوں کے معاملات میں جارحیت پسندی AGGRESSIVE AND OFFENSIVE ATTITUDE اختیار کرنے اور ہیرو ورشپ (HERO WORSHIP) ان دونوں کا سخت مخالف ہے، لیکن یہاں یہ دونوں چیزیں نمایاں طریقہ پر موجود ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں جہانگیری کی بہ نسبت جہانداری ایک مشکل امر ہے کیونکہ جہانگیری کے لئے صرف ایک مقصد سے عشق اور قلبی لگاؤ اور اس مقصد کو بروئے کار لانے کے لئے غیر معمولی جوش و خروش اور امنگ و ولولہ درکار ہے لیکن اسلامی اصول کے مطابق جہانداری تزکیۂ نفس کے بغیر ممکن نہیں ہے، چنانچہ قرآن مجید کہ

آیت ھوالذی بعث فی الامیین رسولاً منھم الایۃ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت آیات کے بعد سب سے پہلے اپنی قوم کا تزکیۂ نفس کیا ہے اور اس کے بعد تعلیم کتاب و حکمت کے ذریعہ ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کیا ہے ، جہاں تک ایران کا تعلق ہے ایران کے لوگوں نے اپنے قائد کی زیر قیادت غیر معمولی جوش و خروش اور جذبۂ شہادت کے ساتھ میدانِ جنگ میں قدم رکھا اور اسے فتح کرلیا ، لیکن چونکہ ان لوگوں کا تزکیۂ نفس نہیں ہوا تھا اس لئے اسلامی آئین وضوابط کے مطابق جہانداری میں اب تک وہ ناکام رہے ۔

تاہم میں اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہوں کہ جو انقلاب تزکیۂ نفس کے بغیر ہوتا ہے اولاً تو اس کے بعد حالات میں اتھل پتھل کا پیدا ہونا لازمی ہے اور اس لئے انقلاب برپا کرنے والی پارٹی سے چند در چند بے عنوانیاں اور غلطیاں صادر ہوسکتی ہیں اور پھر اس وقت ایران کو جن اندرونی اور بیرونی حالات سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے اس کی وجہ سے اس حکومت کا نظام زیادہ واضح طریقے پر سامنے نہیں آسکا ہے اور اس لئے اس کے مستقبل کے متعلق کوئی فیصلہ کرنا ۔ ابھی قبل از وقت ہوگا ، اسی بنا پر میں نے شروع ہی میں WAIT AND SEE کہا ہے ، یعنی ابھی ہمیں کوئی قطعی فیصلہ کرنے میں کوئی جلدی نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اس وقت کا انتظار کرنا چاہیئے جبکہ

ایران کی حکومت میں استحکام پیدا ہو اور وہاں جو افراتفری پھیلی ہوئی ہے جس میں مختلف داخلی اور خارجی عوامل و اسباب کام کر رہے ہیں ختم ہو۔" القلم کے فاضل ایڈیٹر نے میری تقریر بڑے صبر و سکون کے ساتھ سنی جو کچھ میں کہتا گیا اسے قلمبند کر لیا اور مجھ سے کچھ زیادہ پوچھ گچھ نہیں کی۔

نمازیں

بچوں اور کم اردو پڑھے طلباء اور طالبات کے لئے آسان اردو میں سب سے مفید اور دلچسپ کتاب۔

مولانا مقبول احمد سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم کا شاہکار۔ حُسنِ صورت اور حُسنِ سیرت کا مُرقّع۔

عکسی طباعت۔ قیمت: چار روپیہ -/4

ملنے کا پتہ: مکتبہ برُہان، اردو بازار، دہلی